# مدنی دورِ رسالت ﷺ میں نوجوان صحابہ کرام کا کردار: تعارفی مطالعہ

# The Role of Young Ashab in Madni Era of Holy Prophetﷺ: An introductory study

**Ali Asghar**
M. Phil (Islamic Studies)
Mirpur University of Science & Technology MUST, Mirpur A.K
**Abid ul Hassan**
M. Phil (Islamic Studies)
Mirpur University of Science & Technology MUST, Mirpur A.K
auhsmm@gmail.com

## ABSTRACT

Allah sent His last prophet, Hazrat Muhammad (PBUH) for the propagation of Islam. Those who embraced Islam were called Sihabi. Ashab e Kiram made untiring efforts for the growth of Islam. They faced privations troubles and complications but were not ready to listen anything against Islam. Ashab included children, youth and the old age members the young Sahibha aslo played vital role for spreading of Islam. Makhi era was very problematic stage of Islam among the habitants of Makkah. But the responsibility was taken by the young Ashab open their shoulders. When the Holy Prophet (PBUH) migrated from Makha to Madina, the young Ashab played their supreme role for Islam. They preached, fought in battles, worked as an ambassador of Islam and obey every order of their leader. It is essential to now for every young man, that how much sacrifices they offered and how they were a symbol of the patience and determination in difficult time. The present article will introduce the efforts of young Ashab of Madni Era.

**Key words**: Holy Propher, Young Ashab, Efforts,Vital role, Madina.

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔
آپ ﷺ کی بعثت کے وقت عرب جہالت، بے راہ روی، ظلم و بربریت اور قتل و غارت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

اِس قسم کے معاشرہ میں ایک اللہ کو ماننے کا پیغام دینا مشکل امر تھا۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا اور لوگوں کو ایک خدا کی عبادت کی طرف بلایا۔ جب انہوں نے اس دعوت کو سنا تو اکثر نے مخالفت شروع کر دی اور رسول اللہ ﷺ کو تکالیف دینے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ ان کے برخلاف کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اس معاشرہ سے نکل کر کسی نئی راہ کو اپنانا چاہتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک اللہ کی طرف دعوت دی تو انہوں نے اس دعوت پر لبیک کہا اور ایک اللہ کو ماننے کی طرف مائل ہو گئے۔

## نوجوانی کی ابتداء وانتہاء

عربوں کے کلام میں نوجوان کے لیے "الشاب والفتیٰ "مستعمل ہیں۔ ابن عطیہ اُندلسی لکھتے ہیں"الفتي: فِي كَلامِ العَرَبِ الشَّاب[1]۔ عربوں کے ہاں "الفتي" سے مراد "الشاب" ہے۔ اس کے علاوہ امام قرطبیؒ نے بھی اسی طرح لکھا ہے[2]۔ فقہاء کی آراء سے ثابت ہو گا کہ نوجوانی کی ابتداء کب ہوتی اور اس کی حد کیا ہے؟ علامہ ابن عابدین شامیؒ کے نزدیک بلوغت کی ابتداء اُنیس(۱۹) برس ہے[3]۔ امام ابو یوسفؒ کا قول لکھتے ہیں کہ نوجوانی کی عمر پندرہ(۱۵) برس سے شروع ہوتی ہے[4]۔ لغت کے امام ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ کے نزدیک بھی نوجوانی کی ابتداء پندرہ(۱۵) برس ہوتی ہے۔ امام خطابیؒ ابن عمرؓ کی حدیث "أَنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عُرِضَه يَومُ أُحدٍ وَهُوَ اِبنُ أَربَع عَشَرَةَ سنَةً فَلَمْ يُجُزه وَعُرِضَه يَومُ الخَندقِ وَهُو اِبنُ خمسَ عشرَة فَأجَازه"[5] نقل کرنے کے بعد بلوغت کی حد کا تعین کرتے ہوئے اپنی رائے اور امام شافعیؒ کے قول کو ذکر کرتے ہیں: "قلتُ اِختلَفَ أَهلُ العِلمِ

---

[1] ابن عطیہ، عبد الحق بن غالب، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز(بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۲ھ)، ۳/۵۲۷

Ibn ʿAṭiyyah, ʿAbdul Ḥaq bin Ghālib, Al-Muḥarrar al-Wajīz fī Tafsīr al- Kitāb al-Azīz, Bairūt, Dār al-Kutub-al-ʿIlmiyyah, (1422 AH), Vol 3, Pg# 527

[2] قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، (قاہرہ: دار الکتب المصریہ، ۱۹۶۴ء)، ۹/۱۷۶

Qurṭabī, Muḥammad bin Aḥmad, Al-jāmʿi li Aḥkām al-Qurʾān, Qāhirah, Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, (1964 AD), Vol 9, Pg# 176

[3] ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المحتار علی الدر المختار، (بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۲ء)، ۳/۷۷۰

Ibn ʿĀbidain, Muḥammad Amīn bin ʿUmar, Radd al-Muḥtār ʿalā al-durr al-Mukhtār, Bairūt, Dār al-Fikr, (1992 AD), Vol 3, Pg# 770

[4] ابن عابدین، رد المحتار، ۳/۷۷۰

Ibn ʿĀbidain, Radd al-Muḥtār, Vol 3, Pg# 770

[5] ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، السنن، باب: متی یفرض للرجل المقاتلہ، (بیروت: المکتبۃ العصریۃ)، حدیث: ۲۹۵۷

Abū Dāwūd, Sulaimān bin Al-Ashʿath, Al-Sunan, Bāb: Matā Yufraḍ li al-rajul…., Bairūt, Al-Maktabah al-ʿAṣriyyah, Hadith No. 2957

فِي حَدِّ البَلُوغِ الذِي إِذَا بَلَغَه الصَبِي أُقِيمَ عليه الحُد، فَقالَ الشَافعي إِذَا اِحتلَمَ الغُلامُ أَو بلَغَ خمسَ عَشرةَ سنَةً فَإِنَّ حُكمه حكمُ البَالغين"[1] میرے نزدیک اہلِ علم کے ہاں بلوغت کی حد میں اختلاف ہے کہ بچہ کب بالغ ہو گا تو اُس کو حد لگے گی، امام شافعیؒ نے فرمایا کہ جب بچہ کو خواب (احتلام) آئے یا پندرہ (۱۵) برس کا ہو تو اُس کے احکام بالغین کی طرح ہوں گے۔

اگر بلوغت کو حد قرار دیا جائے تو نوجوانی کی ابتداء کا تعین مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ ہر فرد کی بلوغت کی عمر الگ الگ ہوتی ہے۔ اس لیے نوجوانی کی ابتداء پندرہ (۱۵) برس قرار دینا مناسب ہو گا۔ جس سے اختلاف رفع ہو جاتا ہے۔ امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے ہاں نوجوان کی حد تیس (۳۰) برس متعین ہے: "وَالشَّابُّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا هُوَ مَنْ بَلَغَ وَلَمْ يُجَاوِزْ ثَلَاثِينَ سَنَةً"[2]۔ امام قسطلانیؒ حدیث پاک کے ان الفاظ "يَا مَعشرَ الشَّبَابِ"[3] کی تشریح کرتے ہوئے شوافع کے نزدیک نوجوان کی عمر کا تعین کرتے ہیں کہ "شوافع کے نزدیک جو بلوغت سے لے کر مکمل تیس (۳۰) برس کا ہو (وہ نوجوان ہے)"[4]۔ حنبلی فقہاء میں سے امام علاء الدین "الشَّابُّ، والفَتَى" کا اطلاق بلوغت سے لے کر تیس (۳۰) برس کی عمر تک رکرتے ہیں[5]۔ علامہ بدرالدین عینیؒ نوجوانی کی آخری عمر کے تعین میں امام نوویؒ کے صحیح ترین قول کو نقل کرتے ہیں۔ جس سے نوجوان کا تعین کرنے میں آسانی ہو سکتی ہے:

---

1 خطابی، احمد بن محمد، معالم السُّنن، (حلب: المطبعۃ العلمیۃ، ۱۹۳۲ء)، ۳/۳۱۰

Khaṭābī, Aḥmad bin Muḥammad, Mʿālim al-Sunan, Ḥalab, Al-Maṭbaʿah al-ʿIlmiyyah, (1932 AD), Vol 3, Pg# 310

2 نووی، یحییٰ بن شرف، المنہاج شرح مسلم، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۲ھ)، ۹/۱۷۳

Navavi, Yaḥyā bin Sharf, Al-Minhāj Sharaḥ Muslim, Bairūt, Dār Iḥyāʾ al- Turāth al ʿArabī, (1392 AH), Vol 9, Pg# 173

3 بخاری، محمد بن اِسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، باب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج، (مصر: دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)، حدیث: ۵۰۶۵

Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ al-ṣaḥīḥ, Kitāb: Al-Nikāḥ, Bāb: Man istiṭāʿ ….., Miṣr, Dār Ṭauq al-Najāh, (1422 AH), Hadith No. 5065

4 قسطلانی، احمد بن محمد، ارشاد الساری، (مصر: المطبعۃ الکبریٰ الامیریہ، ۱۳۲۳ھ)، ۸/۵

Qasṭalānī, Aḥmad bin Muḥammad, Irshād al-Sārī, Miṣr, Al-Maṭbaʿah al-Kubrā al-Amīriyyah, (1323 AH),Vol 8, Pg# 5

5 علاء الدین علی بن سلیمان، الإنصاف في معرفۃ الراجح من الخلاف، (مصر: ہجر للطباعۃ والنشر، ۱۹۹۵ء)، ۱۶/۵۱۱

ʿAlāʾ al-Dīn ʿAlī bin Sulaimān, Al Inṣāf fī Mʿrifah al-Rājiḥ min al-Khilāf, Miṣr, Hijr li al-ṭabāʿah wa al-Nashr, (1995 AD), Vol 16, Pg# 511

" الْأَصَحُّ الْمُخْتَارُ أَنَّ الشَّابَّ مَنْ بَلَغَ وَلَمْ يُجَاوِزِ الثَّلَاثِينَ"[1]

صحیح اور مختار قول ہے کہ نوجوان وہ ہے جو بالغ ہونے کے بعد تیس (۳۰) برس (کی عمر) سے تجاوز نہ کرے۔

تمام اقوال کے پیشِ نظر اس بات کا تعین ہو جاتا ہے کہ نوجوان کی ابتداء یعنی پندرہ (۱۵) برس تصور ہو گی کیونکہ زیادہ تر فقہاء اور اہلِ رائے حضرات نے بلوغت کی ابتداء پندرہ (۱۵) برس قرار دی ہے۔ تیس (۳۰) برس کی عمر پر جوانی کا اختتام ہوتا ہے۔ اس لیے مقالہ ہذا میں نوجوان صحابہ کرامؓ کے تعارف میں پندرہ (۱۵) سے تیس (۳۰) برس کی عمر کے صحابہ کرامؓ کو شامل بحث کیا جائے گا۔

## حضرت اسعد بن زُرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ کا نام و نسب "أسعد بن زرارة بن عدس بن عبيد بن ثعلبة بن غنم بن مالك بن النجار الأنصاري الخزرجي النجاري" ہے۔کنیت "ابو امامہ" ہے۔ اور اسی سے مشہور ہوئے۔[2] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار مدینہ کے ابتدائی مسلمانوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خوش نصیب فرد ہیں جو کہ بیعت عقبہ اولیٰ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا۔" إن أبا أمامة هذا هو أوّل من بايع النبيّ صلّى الله عليه وَسَلَّمَ ليلة العقبة[3]" حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عقبہ کی رات سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ انصار میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہے۔"هو من أول الأنصار إسلامًا"[4] وہ انصار میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے راستے کے لیے منتخب فرمالیتا ہے تو اس کے لیے اسباب بھی پیدا فرماتا ہے۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہو گئے، جن کو نبی آخر الزماں ﷺ کی قربت

---

1 ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری، (بیروت: دار المعرفۃ، ۱۳۷۹ھ)، ۹/ ۱۰۸
Ibn Ḥajr Al-ʿAsqalānī, Aḥmad bin ʿAlī, Fataḥ al-Bārī Bairūt, Dār al-Mʿarifah, (1379 AH), Vol 9, Pg# 108

2 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، دار الجیل۔ بیروت، ج ۱، ص ۸۱
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Dār al-Jiyal, Bairūt, Vol 1,Pg# 81

3 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، ج ۱، ص ۸۱
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 81

4 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۴ء، ج ۱، ص ۲۰۵
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Dār al-Kutab Al-ʿilmiyyah, (1994 AD), Vol 1, Pg# 205

نصیب ہوئی۔ ابن الأثیر نے واقدی کے حوالے سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ یوں نقل کیا ہے کہ "أن أسعد بْن زرارة خرج إِلَى مكة هو، وذكوان بْن عبد قيس يتنافران إِلَى عتبة بْن ربيعة، فسمعا برسول اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأتياه، فعرض عليهما الإسلام، وقرأ عليهما القرآن فأسلما، ولم يقربا عتبة، ورجعا إِلَى المدينة، وكانا أول من قدم بالإسلام إِلَى المدينة[1]" ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں عتبہ بن ربیعہ کے پاس گے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سنا تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن مجید کی تلاوت بھی فرمائی تو دونوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد عتبہ کے پاس نہ گے، اور مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔ مدینہ میں یہ دونوں سب سے پہلے اسلام لے کے آئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تینوں عقبات میں شریک ہوئے۔" وكان عقبيًا شهد العقبة الأولى، والثانية، والثالثة، وبايع فيها[2]" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عقبہ اولیٰ، ثانیہ اور ثالثہ میں شریک ہوئے اور ان میں بیعت بھی کی۔

آپؓ کی وفات یکم ہجری میں ہوئی۔"مات أسعد بن زرارة في شوال على رأس ستة أشهر من الهجرة" اسعد بن زرارہؓ کی وفات ہجرت کے چھٹے مہینے ماہ شوال میں ہوئی۔

## حضرت أبو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ نام و نسب"عَبْد الرَّحْمَن بْن صخر أَبُو هُرَيْرَةَ" ہے۔[3] اپنی کنیت "ابو ہریرہ" سے مشہور ہوئے۔

امام نوویؒ کے ہاں بھی یہ صحیح ہے:

"هو مشهور بكنيته. وهذا أشهر ما قيل في اسمه واسم أبيه، إذ قال النووي: إنه أصح"[1]۔

---

[1] ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۱، ص۲۰۵
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 1, Pg# 205

[2] ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۱، ص۲۰۵
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 1, Pg# 205

[3] ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۳، ص۴۵۷
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣaḥābah, Vol 1, Pg# 205

ان کی پیدائش کے بارے میں علامہ خیر الدین بن محمود زرکلیؒ نے اکیس (۲۱) قبل ہجری لکھا ہے[2]۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ نے دور جاہلیت میں یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لے گے تو آپؓ مدینہ میں تشریف لائے اور خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ "نشأ يتيما ضعيفا في الجاهلية، وقدم المدينة ورسول الله صلّى الله عليه وسلم بخيبر، فأسلم سنة 7 هـ ولزم صحبة النبي"[3] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ مدینہ شریف تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ خیبر میں موجود تھے، ۷ھ میں اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار فرمائی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کس سال میں ہوئی۔ اس میں ستاون ہجری، اٹھاون ہجری اور انسٹھ ہجری کے اقوال بھی موجود ہیں۔[4] جب رسول اللہ ﷺ کی وفات مبارکہ ہوئی تو اس وقت ان کی عمر مبارک ۳۰ برس تھی۔" أنه كان في عهد النبيّ صلى اللَّه عليه وسلّم ابن ثلاثين سنة"[5] گویا کہ جب آپؓ خیبر میں مسلمان ہوئے اس وقت آپؓ کی عمر چھبیس یا ستائیس برس تھی۔

## حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ کا نام و نسب "جابر بن عَبْد الله بن عمرو بن حرام بن عمرو بن سواد بن سلمة"[6] اور قبیلہ بنو سلمہ سے تعلق تھا۔ سولہ (۱۶) قبل ہجری پیدا ہوئے[1]۔ بیعت عقبہ اولیٰ میں کم سنی کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔

---

1 ابن حجر، احمد بن علی، الإصابہ فی تمییز الصحابہ، دار الکتب العلمیۃ۔ بیروت، س ۱۴۱۵ھ، ج ۴، ص ۲۶۷
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Bairūt, (1415 AH), Vol 4, Pg# 267

2 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، دار العلم للملایین، س ۲۰۰۲ء، ج ۳، ص ۳۰۸
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Dār al-ʿilm Li al-mulayīn, (2002 AD), Vol 3, Pg# 308

3 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج ۳، ص ۳۰۸
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 3, Pg# 308

4 ابن حجر، احمد بن علی، الإصابہ فی تمییز الصحابہ، ج ۷، ص ۳۵۰
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Vol 7, Pg# 350

5 ابن حجر، احمد بن علی، الإصابہ فی تمییز الصحابہ، ج ۷، ص ۳۵۰
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Vol 7, Pg# 350

6 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، ج ۱، ص ۲۱۹
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb,Vol 1, Pg# 219

دوسری بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول فرمایا" شهد العقبة الثانية مع أبيه وهو صغير، ولم يشهد الأولى[2]" ۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مختلف غزوات میں بھی شرکت فرمائی۔ بعض نے بدری صحابہ میں شمار کیا ہے مگر آپ ﷺ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔"ذكره بعضهم في البدريين، ولا يصح، لأنه قد روى عنه أنه قَالَ: لم أشهد بدرًا"[3]بعض نے انہیں بدری صحابہ میں شامل کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خود روایت ہے کہ میں بدر میں شریک نہیں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اکیس(۲۱) غزوات میں شرکت فرمائی اور میں انیس (۱۹)میں حاضر ہوا۔"غزا رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنفسه إحدى وعشرين غزوة. شهدت منها معه تسع عشرة غزوة"[4]رسول اللہ ﷺ نے بذات خود اکیس(۲۱) غزوت میں شرکت فرمائی اور میں آپ ﷺ کے ساتھ انیس(۱۹)غزوت میں شریک ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوہتر (۷۴)ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت آپؓ کی عمر مبارک چورانے(۹۴) برس تھی۔" إنه مات سنة أربع وسبعين، إنه عاش أربعا وتسعين سنة[5]"بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت آپؓ کی عمر تقریباً۱۹ یا ۲۰ برس بنتی ہے۔اور جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ شریف ہجرت فرمائی تو اس وقت بھرپور جوانی کی حالت میں تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت آپؓ کی عمر ۱۹برس بنتی ہے۔

---

1 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، ج۲، ص۱۰۴
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 2, Pg# 104

2 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستيعاب في معرفة الأصحاب، ج۱، ص۲۲۰
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 220

3 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستيعاب في معرفة الأصحاب، ج۱، ص۲۲۰
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 220

4 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستيعاب في معرفة الأصحاب، ج۱، ص۲۱۹
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 219

5 ابن حجر، احمد بن علی، الإصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۱، ص۵۴۶
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Vol 1, Pg# 546

## حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا اسم گرامی" زيد بن ثابت بن الضحاك بن زيد بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف ابن غنم بن مالك بن النجار الأنصاري النجاري"ہے۔[1] جنگ بعاث کے وقت آپؓ کی عمر مبارک چھ (٦) تھی۔اس میں آپؓ کے والد قتل ہو گئے تھے۔"وكان يوم بعاث ابن ست سنين، وفيها قتل أبوه"[2] جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف لے گئے تو آپؓ کی عمر مبارک گیارہ برس کی تھی اور اسی وقت رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر اسلام قبول فرما لیا تھا۔صاحب سیر أعلام النبلاء لکھتے ہیں"أَسْلَمَ زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ إِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً"[3] حضرت زیدؓ گیارہ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے۔

مدینہ شریف میں سب سے پہلا باقاعدہ غزوہ بدر ہوا جس میں آپؓ شامل نہ ہو سکے۔واقدیؒ کے بقول کم عمر ہونے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے انہیں غزوہ بدر میں شرکت سے روک دیا تھا۔ان کے ساتھ دیگر صحابہ بھی تھے جنہیں شرکت سے منع کر دیا گیا تھا۔"استصغر رسول الله صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ يوم بدر جماعة"[4] رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر میں ایک جماعت کو کم عمر قرار دیا تھا۔آپؓ نے سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت کی اور اس میں دیگر مسلمانوں کے ساتھ خندق کی مٹی منتقل کرتے تھے[5]۔آپؓ جلیل القدر صحابہ کرام میں سے تھے۔رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھی بہت قدر والے تھے۔مجالس و محافل میں ہوں یا گھر میں ہر جگہ عزت و وقار آپؓ کا طرہ امتیاز تھا۔حضرت ثابت بن عبیدؓ سے مروی ہے:"قال ما رأيت أحداً كان افكه في بيته ولا احلم في مجلسه إذا

---

1 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ج ۲، ص ۵۳۷
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 2, Pg# 537

2 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ج ۲، ص ۵۳۷
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 2, Pg# 537

3 ذہبی، محمد بن أحمد، سیر أعلام النبلاء، دار الحدیث۔ قاہرہ، ج ۴، ص ٦٧
Dhahbī, Muḥammad bin Aḥmad, Siyar Aʿalām al-nubalāʾ, Dār al-Ḥadith, Qāhirah, Vol 4, Pg# 67

4 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ج ۱، ص ۱۵٦
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 156

5 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ج ۱، ص ۱۵٦
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 156

جلس مع القوم من زید بن ثابت"[1] فرماتے ہیں میں نے گھر میں آپؓ سے زیادہ کسی کو زیرک اور جب مجلس میں بیٹھتے تو اس میں زید بن ثابتؓ زیادہ کسی کو عقل مند نہیں پایا۔

آپؓ کی وفات کے بارے میں امام ابن جوزیؒ لکھتے ہیں۔"مات زید بن ثابت بالمدینة سنة خمس واربعین وهو ابن ست وخمسین سنة[2]"حضرت زید بن ثابتؓ کی وفات مدینہ میں پینتالیس(۴۵)ہجری میں ہوئی اس وقت آپؓ چھپن(۵۶)برس کے تھے۔آپؓ کی وفات پر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا:"لما مات زید بن ثابت قال أبو هريرة: مات حبر هذه الأمة، ولعلّ اللَّه أن يجعل في ابن عباس خلفا"[3]جب حضرت زید بن ثابتؓ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا! حبر الامت وفات پا گئے، اللہ تعالیٰ بنو عباس میں ان کا جانشین پیدا فرما دے۔آپؓ نے گیارہ برس کی عمر میں ہجرت مدینہ کے وقت اسلام قبول فرمایا۔اس طرح سن پانچ(۵)ہجری میں نوجوانی کی ابتداء ہوئی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہے۔

## حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ کا نام و نسب"سعد بْن مالك بْن سنان بْن ثعلبة بْن عبيد بْن الأبجر. وَهُوَ خدرة بْن عوف بْن الحارث بْن الخزرج الأَنْصَارِيّ الخدري"ہے۔[4]جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ فرمائی تو اس وقت آپؓ کی عمر مبارک تقریباً دس(۱۰)برس تھی، فوراً ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔غزوہ احد میں تیرہ(۱۳)برس کے ہونے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اس میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی۔"استصغر يوم أحد فرد[5]"غزوہ احد میں کم عمری کی وجہ سے واپس کر دیا گیا تھا۔"عرضت يوم أحد عَلَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأنا ابْن ثلاث عشرة

---

1 جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفۃ الصفوۃ، دار الحدیث۔ قاہرہ، ۲۰۰۰ء، ج۱، ص۲۷۵
Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Dār al-Hadith, Qāhirah, (2000 AD), Vol 1, Pg# 275

2 جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفۃ الصفوۃ، ج۱، ص۲۷۵
Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Vol 1, Pg# 275

3 ابن حجر، احمد بن علی، اَلاِصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۴، ص۱۲۷
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Vol 4, Pg# 127

4 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاِستیعاب فی معرفۃ الاَصحاب، ج۴، ص۱۶۷۱
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 4, Pg# 1671

5 جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفۃ الصفوۃ، ج۱، ص۲۷۹
Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Vol 1, Pg# 279

سنة[1]"غزوہ احد میں مجھے تیرہ (۱۳) برس کی عمر میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر کیا گیا۔اس کے بعد غزوہ بنی مصطلق میں شمولیت اختیار فرمائی۔"وخرجت مَعَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غزوة بني الْمُصْطَلِق"[2]میں غزوہ بنی مصطلق میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلا۔

آپؓ کی وفات مدینہ پاک میں تریسٹھ (۶۳)، چونسٹھ (۶۴) یا پینسٹھ (۶۵) ھ میں ہوئی[3]۔ آپؓ غزوہ بنی مصطلق میں شامل ہوئے۔یہ نوجوانی کی ابتداء تھی۔اس کے علاوہ بھی دیگر غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت فرمائی۔

## حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ کا نام ونسب"الحارث بن ربعي بن بلدمة بن خناس بن عبيد بن غنم بن كعب بن سلمة بن سعد الأنصاري الخزرجي السلمي" ہے۔[4]کنیت اَبو قتادہ ہے اور اسی نام سے مشہور ہیں۔آپؓ کی پیدائش اٹھارہ (۱۸) قبل ہجری ہوئی[5]۔آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام کی خدمات سر انجام دیں۔اسی وجہ سے عزت وشرف سے بھی نوازے گئے۔رسول اللہ ﷺ نے انہیں بہترین گھوڑ سوار قرار دیا۔"عن النبي صلى الله عليه وسلم، أنه قَالَ: خير فرساننا أبو قتادة[6]"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ہمارے سب سے اچھے گھڑ سوار ابو قتادہؓ ہیں۔آپؓ کو رسول اللہ ﷺ کا شاعر ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔"مدني كان شاعرًا، روى عن النبي

---

1 جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفة الصفوة، ج ا، ص ۲۷۹
Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Vol 1, Pg# 279

2 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفة الأصحاب، ج ۴، ص ۱۶۷۱
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 4, Pg# 1671

3 جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفة الصفوة، ج ا، ص ۲۷۹
Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Vol 1, Pg# 279

4 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج ۴، ص ۲۴۴
Usad ul Ghabati fi Ma'arifatil Sahabti, 4/ 244

5 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، ج ۲، ص ۱۵۴
Zarkali, Khairul Din bin Mahmood, Alaa'lam, 2/ 154

6 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفة الأصحاب، ج ا، ص ۲۸۹
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 289

صلى الله عليه وسلم في حب الأنصار"[1] آپؓ مدینہ میں شاعر تھے۔ انصار کی محبت میں رسول اللہ ﷺ سے روایات کی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے جب ہجرت فرمائی تو آپؓ ابتداء ہی میں اسلام قبول فرما لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے فارس الاسلام کے لقب سے مزین فرمایا۔[2] آپؓ نے بدر کی رات رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لیے خدمات سر انجام دیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا" اللّٰھمّ احفظ أبا قتادة كما حفظ نبيّك هذه اللّيلة[3]" اے اللہ! ابو قتادہؓ کی حفاظت فرما جیسے انہوں نے تیرے نبی ﷺ کی اس رات حفاظت فرمائی۔ اسی طرح آپؓ سے ہی مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بعض موقعوں پر سفر کرتا اور آپ ﷺ کی حفاظت کے لیے خدمات سر انجام دیتا تو آپ ﷺ فرماتے:"حفظك اللّٰه كما حفظت نبيّه[4]" اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائیں جیسے تم نے اس کے نبی ﷺ کی حفاظت فرمائی۔

آپؓ کی وفات چون (۵۴) ہجری میں مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ بعض کے نزدیک حضرت علیؓ کے دور خلافت میں کوفہ میں ہوئی۔"وتوفي سنة أربع وخمسين بالمدينة، في قول، وقيل: توفي بالكوفة في خلافة علي[5]" آپؓ کی پیدائش اٹھارہ (۱۸) قبل ہجری ہے۔ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو اس وقت آپ ﷺ بالکل نوجوان تھے۔ ہجرت کے فوراً بعد ہی اسلام قبول فرما لیا تھا۔ نوجوانی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمات سر انجام دیں۔ بوقت قبولِ اسلام آپؓ کی عمر مبارک تقریباً انیس (۱۹) برس تھی۔

1 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، ج۱، ص۲۸۹
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 289

2 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج۳، ص۸۷
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 3, Pg# 87

3 ابن حجر، احمد بن علی، الإصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۷، ص۲۷۳
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Vol 7, Pg# 273

4 ابن حجر، احمد بن علی، الإصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۷، ص۲۷۳
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Vol 7, Pg# 273

5 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۶، ص۲۴۴
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 6, Pg# 244

## حضرت عتاب بن اَسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ کا نام" عتاب بْن أسيد بْن أَبِي العيص بْن أُمَيَّة بْن عبد شمس القرشي الأموي" اور کنیت" اَبو اعبد الرحمن" ہے۔[1] حضرت عتاب بن اَسیدؓ کی پیدائش تیرہ(۱۳) قبل ہجری ہوئی[2]۔ آپؓ کا شمار عرب کے اشراف میں ہوتا ہے۔ فتح مکہ کے وقت اسلام قبول فرمایا:"أسلم يَوْم فتح مكَّة[3]" فتح مکہ والے دن اسلام لائے۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین کے لیے تشریف لے گے تو آپؓ کو اہل مکہ کی ذمہ دوری سونپی۔ یہ ایک شرف و سعادت کی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کو اپنا قریبی ساتھ بنا کر اس کو اتنی بڑی ذمہ داری سونپ دیں۔"واستعمله النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مكَّة بعد الفتح لما سار إِلَى حنين[4]"رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین کی نکلنے پر انہیں اہل مکہ کی نگرانی کی ذمہ داری سونپی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں اہل مکہ کی نگرانی سونپی تو اس وقت آپؓ کی عمر مبارک تقریباً بیس(۲۰) برس تھی۔"وكان عمره لما استعمله رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نيفًا وعشرين سن[5]"جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں نگران مقرر فرمایا تو اس وقت آپؓ کی عمر مبارک تقریباً بیس(۲۰) برس تھی۔ فتح مکہ کے بعد آٹھ ہجری والے حج میں آپؓ ہی مکہ کے نگران مقرر رہے۔ اس میں مشرکین نے بھی حج کیا۔ نو ہجری میں حضرت ابو بکرؓ نے حج کیا اور اس میں پہلے امیر مقرر ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد مشرکین کو حج سے منع فرما دیا تھا۔"فأقام للناس الحج تلك السنة، وهي سنة ثمان، وحج المشركون على مَا كانوا عَلَيْهِ، وعلى نحو ذَلِكَ أقام أَبُو بَكْر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ للناس الحج سنة تسع، حين أردفه رَسُول اللَّهِ

1 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، ج۳، ص۱۰۲۳
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Aṣḥāb, Vol 3, Pg# 1023

2 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج۴، ص۱۹۹
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 4, Pg# 199

3 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۳، ص۵۴۹
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 3, Pg# 549

4 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۳، ص۵۴۹
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 3, Pg# 549

5 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۳، ص۵۴۹
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 3, Pg# 549

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعلي بْن أَبِي طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وأمره أن ينادي ألا يحج بعد العام مشرك، ولا يطوف بالبيت عريان، وأن يبرأ إِلَى كل ذي عهد من عهده[1]"اس سال(۸) ہجری کو آپؓ ہی حج کے امیر مقرر رہے اور مشرکین نے بھی اپنے طریقے کے مطابق حج کیا۔نو(۹) ہجری میں حضرت ابو بکرؓ امیر حج مقرر ہوئے جب رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ کے پیچھے کجاوے پر تشریف فرما تھے اور یہ حکم دیا کہ یہ اعلان فرمادیں: اس سال کے مشرکین حج نہیں کریں گے، ننگے بیت اللہ کا طواف نہیں کریں گے اور ہر وعدہ کی پابندی کی جائے گی۔

واقدی کے نزدیک آپؓ اور حضرت ابو بکرؓ کی وفات ایک ہی دن ہوئی۔"فكانت وفاته فيما ذكر الواقدي يوم مات أبو بكر الصديق[2]"واقدی نے ذکر کیا کہ حضرت ابو بکرؓ اور آپؓ کی وفات ایک ہی دن ہوئی۔ آپؓ نے جب اسلام قبول فرمایا تو نوجوانی کا عروج تھا۔رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کو مکہ کا امیر بھی مقرر فرمایا۔مکہ کے اشراف میں شمار ہوتے تھے۔ تقریباً تئیس(۲۳) برس کی عمر میں خالق حقیقی کو جا ملے۔

## حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ نام ونسب یوں ہے" أنس بن مالك بن النضر بن ضمضم بن زيد بن حرام بن جندب بن عامر ابن غنم بن عدي بن النجار بن ثعلبة بن عمرو بن الخزرج بن حارثة الأنصاري الخزرجي النجاري"کنیت"ابو حمزہ" ہے۔[3]اور آپؓ کی کنیت ابو حمزہ اور لقب خادمِ رسول ﷺ ہے۔ آپؓ کی پیدائش دس(۱۰) قبل ہجری ہوئی[4]۔جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ شریف ہجرت فرمائی تو اس وقت حضرت انس بن مالکؓ کی عمر مبارک تقریباً دس(۱۰) برس تھی۔ آپؓ نے فوراً اسلام قبول فرمالیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہے۔"حين قدم المدينة فكان يخدمه وكان له يومئذ تسع سنين ويقال ثمان ويقال عشر[5]"جب(رسول اللہ ﷺ) مدینہ

---

[1] ابن الأثير، علی بن أبي الكرم، أسد الغابة في معرفة الصحابة، ج۳، ص۵۴۹
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 3, Pg# 549

[2] ابن حجر، أحمد بن علی، تہذیب التہذیب، مطبعۃ دائرۃ المعارف۔ ہند، ۱۳۲۶ھ، ج۴، ص۷۸۹
Ibn Ḥajar, Aḥmad bin ʿAli, Tahdhīb al-Tahdhīb, Maṭbaʿa Dairah al-Mʿārif, Hind, (1326 AH),Vol 4, Pg# 789

[3] قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستيعاب في معرفة الأصحاب، ج۱، ص۱۰۹
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 109

[4] زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج۲، ص۲۴
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 2, Pg# 24

[5] جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفة الصفوة، ج۱، ص۲۷۷

شریف تشریف لائے تو آپؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت کی اس دن آپؓ کی عمر نو (۹) برس تھا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آٹھ (۸) یا (دس) برس کی تھی۔

آپؓ کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے لیے ارادہ فرمایا تو آپؓ ساتھ تشریف لے گے۔ اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت فرمائی۔"خرج أنس مع رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بدر وهو غلام يخدمه[1] "حضرت انسؓ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تشریف فرمالے گے اس وقت آپؓ بچے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی برکات کا کیا کہنا۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی خاص عطائیں ہر کسی کے لیے ہیں۔ مگر حضرت انس بن مالکؓ کی یہ شان ہے کہ ان کے باغ کے لیے رسول اللہ ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی جو کہ ہر سال دو بار پھل دیا کرتا تھا۔" دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ الْفَاكِهَةَ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيهِ رَيْحَانٌ يَجِيءُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسكِ[2] "رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، آپؓ کا ایک باغ تھا جو سال میں دوبار پھل دیا کرتا تھا، اس میں ایک پھول تھا جو کستوری کی خوشبو دیا کرتا تھا۔

آپؓ کی وفات ترانوے (۹۳) ہجری میں ہوئی[3]".مات أنس بن مالك سنة ثلاث وتسعين وهو ابن مائة سنة وثلاث سنين[4] "آپؓ کی وفات ترانوے (۹۳) ہجری میں ایک صد تین (۱۰۳) برس کی عمر میں ہوئی ہجرت مدینہ کے پانچویں برس آپؓ کی نوجوانی کی ابتداء ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ تک خدمت گزاری فرمائی۔ اسلام کے اشراف میں سے تھے۔ جنہوں رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ کے بعد بھی خدمات بہم پہنچائیں۔

---

Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Vol 1, Pg# 277

1 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۱، ص ۲۹۴

Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 1, Pg# 294

2 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۱، ص ۲۹۴

Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 1, Pg# 294

3 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج ۲، ص ۲۴

Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 2, Pg# 24

4 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، ج۱، ص ۱۱۰

Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 110

## حضرت براءبن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام" البراء بن عازب بن حارث بن عدي بن جشم بن مجدعة بن حارثة ابن الحارث بن الخزرج الأنصاري الحارثي الخزرجي "اور کنیت "ابو عمارہ" ہے۔[1]جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف لے گے تو آپؓ کمسن تھے۔امام زرکلیؒ کے نزدیک بچپن کی حالت میں ہی آپؓ نے اسلام قبول فرمالیا تھا۔"أسلم صغيرا وغزا مع رسول الله صلّى الله عليه وسلم خمس عشرة غزوة[2]"آپؓ نے بچپن میں اسلام قبول فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پندرہ غزوات میں حصہ لیا۔آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مختلف غزوات میں شرکت فرمائی۔غزوہ بدر میں کم سنی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے شمولیت سے روک دیا تھا۔اس کے بعد غزوہ احد میں شرکت فرمائی۔"رده رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن بدر، استصغره، وأول مشاهده أحد[3]"کم سنی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر میں شرکت سے روک دیا اور آپؓ نے سب سے پہلے غزوہ احد میں شمولیت اختیار فرمائی۔ایک اور روایت میں آپؓ نے خود فرمایا:"اسْتَصْغَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا، وَابْنُ عُمَرَ، فَرَدَّنَا يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ نَشْهَدْهَا[4]"مجھے اور ابن عمرؓ کو رسول اللہ نے کم سنی کی وجہ سے بدر سے واپس کر دیا تھا اور ہم اس میں حاضر نہ ہو سکے۔

آپؓ کی وفات اکہتر (۷۱) ہجری میں ہوئی[5]۔حضرت فاروق اعظمؓ کے دورِ خلافت میں رے کو فتح کیا اسی دوران کوفہ میں وفات پائی۔مصعب بن عمیرؓ جب امیر کوفہ تھے اس دوران وفات پائی۔رسول اللہ ﷺ کی ہجرت

---

1 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاِستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، ج۱، ص۱۵۵
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 155

2 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج۲، ص۴۶
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 2, Pg# 46

3 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۱، ص۳۶۲
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 1, Pg# 362

4 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۱، ص۳۶۲
Ibn al-Athīr, ʿAlī bin Abu al-Karam, Usad al-Ghābah fī Mʿarifah al-ṣahābah, Vol 1, Pg# 362

5 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج۲، ص۴۶
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 2, Pg# 46

مبارکہ کے وقت آپؓ ابھی نوجوان نہ تھے۔ اسی لیے غزوہ بدر میں شرکت کی اجازت نہ مل سکی۔ اس کے بعد غزوہ احد میں نوجوانی کی ابتداء ہوئی تب ہی اس غزوہ میں شرکت فرمائی۔

## حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ کا نام و نسب "معاذ بْن جبل بْن عَمْرو بْن أوس بْن عائذ بْن عدي بْن كَعْب بْن عمرو ابن أدي بْن سَعْد بْن علي بْن أَسَد بن ساردة بن يزيد بن جشم بن الخزرج، الأنصاري" اور کنیت "أبو عبد الرحمن" ہے۔[1] امام الفقہاء، کنز العلماء اور عالمِ ربانی کے القابات سے مشہور ہوئے۔ امام زرکلیؒ کے نزدیک آپؓ کی پیدائش بیس (۲۰) قبل ہجری ہے[2]۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ بہت عظمت عطاء فرمائی اور اسلام کے لیے خدمات سر انجام دیں۔ آپؓ انتہائی خوبصورت تھے۔ الاستیعاب میں واقدیؒ کے حوالے سے ہے: "كَانَ مُعَاذ بْن جبل طوالا، حسن الشعر، عظيم العينين، أبيض، براق الثنايا[3]" معاذ بن جبلؓ لمبے قد کے، خوبصورت بالوں والے، بڑی آنکھوں والے، سفید، چمک دار دانتوں والے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ فرمائی تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو آپؓ کا بھائی بنایا۔ "وَهُوَ أحد السبعين الذين شهدوا العقبة من الأنصار، وآخى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم بينه وبين عبد الله بن مَسْعُود[4]" آپؓ عقبہ میں حاضر ہونے والے ستر انصار میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپؓ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے درمیان اخوت قائم کی۔

مکہ میں اسلام کے اشاعت کے بعد جب رسول اللہ ﷺ نے اہلِ مدینہ کی طرف توجہ فرمائی تو حضرت مصعب بن عمیرؓ کو بطور معلم مدینہ شریف بھیجا۔ آپؓ کی محنت سے اہلِ مدینہ کو اسلام کی قبولیت کا شوق پیدا ہوا۔ اہل مدینہ نے مکہ شریف میں بیعت عقبہ فرمائی جس میں حضرت معاذ بن جبلؓ بھی شامل تھے۔ آپؓ اٹھارہ (۱۸) برس کی عمر میں بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے ابن جوزیؒ نے لکھا ہے: " اسلم وهو ابن ثماني عشرة سنة، وشهد العقبة مع

---

1 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ۲، ص ۱۴۰۲
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 2, Pg# 1402

2 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج۷، ص ۲۵۸
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 7, Pg# 285

3 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ۳، ص ۱۴۰۲
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 3, Pg# 1402

4 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ۳، ص ۱۴۰۲
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 3, Pg# 1402

السبعين وبدراً والمشاهد كلها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم[1] "آپؓ نے اٹھارہ(۱۸) برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ ستر افراد کے ساتھ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے اس کے بعد بدر اور جملہ غزوات میں شرکت بھی فرمائی۔

وفات کے وقت آپؓ کی عمر مبارک تینتیس(۳۳) یا چونتیس(۳۴) برس تھی۔" قُبِضَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَثَلاثِينَ سَنَةً[2]"بیعت عقبہ کے وقت آپؓ کی عمر مبارک اٹھارہ(۱۸) برس تھی۔ اس طرح بالکل نوجوانی میں اسلام قبول کیا اور مدینہ شریف میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔

## حضرت عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ کا نام و نسب" عبد الله بن أنيس الجهني"اور کنیت "ابو یحییٰ" ہے۔[3] آپؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپؓ نے اٹھارہ(۱۸) برس کی عمر میں عقبہ میں حاضری دی[4]۔ اور اسلام قبول فرمایا۔"كَانَ عَبْد اللَّهِ بْن أنيس مهاجريا أنصاريا عقبيا، وشهد أحدا وما بعدها[5]"حضرت عبد اللہ بن اُنیسؓ مہاجر، انصاری اور عقبی تھے، غزوہ احد اور اس کے بعد کے غزوات میں شرکت فرمائی۔ آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مختلف غزوات میں شرکت فرمائی اور کچھ غزوات میں بطور قائد شریک ہوئے۔"وقاد بعض السرايا في العصر النبوي[6]"نبی کریم ﷺ کے دور میں بعض غزوات میں قیادت فرمائی۔

---

1 جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفۃ الصفوۃ، ج ۱، ص ۱۸۵
Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Vol 1, Pg# 185

2 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، ج ۳، ص ۱۴۰۲
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 3, Pg# 1402

3 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ۳، ص ۸۶۹
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 3, Pg# 869

4 منیر محمد، شباب فی العہد النبویۃ ﷺ، دار السلام۔ مصر، ص ۳۱۰
Munīr Muḥammad, Shabāb fi al-ʿAhd al-Nabawiyyah, Dār al-Salām, Miṣr, Pg# 310

5 منیر محمد، شباب فی العہد النبویۃ ﷺ، ص ۳۱۰
Munīr Muḥammad, Shabāb fi al-ʿAhd al-Nabawiyyah, Pg# 310

6 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج ۴، ص ۷۳
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 4, Pg# 73

آپؓ کی وفات چون ۰۵۴) ہجری میں ہوئی۔"توفي سنة أربع وخمسين، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ"[1] آپؓ کی وفات چون(۵۴) ہجری میں ہوئی۔ بیعت عقبہ کے وقت آپؓ کی عمر مبارک اٹھارہ(۱۸) برس تھی۔ غزوہ احد میں کسی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ اس کے بعد نوجوانی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت سرانجام دی۔

## حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ کے کا نام "عَبْد اللَّهِ بْن قيس بن سليم بن حضّار بن حرب ابن عامر بْن عنز  بْن بكر بْن عامر بْن عذر بْن وائل بْن ناجية بْن الجماهر بْن الأشعر" اور کنیت "ابو موسیٰ" ہے۔[2] آپ یمن کے رہنے والے تھے اور قبیلہ کا نام اشعر تھا۔ اسی وجہ سے اشعری مشہور ہوئے۔ حضرت ابو موسیٰ الاشعریؓ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ مکہ کے مشکل ترین دور میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دین اسلام کو قبول فرمایا۔ اور پھر اپنے قبیلہ میں واپس چلے گے۔ وہاں تبلیغ اسلام کے ساتھ دیگر افراد کو اسلام کی طرف راغب فرمایا۔ آپؓ نے مکہ میں اسلام قبول کیا اور پھر حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ امام زرکلیؒ کے نزدیک آپؓ اسلام کی ابتداء میں مکہ میں تشریف لائے اور اسلام قبول کیا "وقدم مكة عند ظهور الإسلام، فأسلم، وهاجر إلى إلى أرض الحبشة[3]" اسلام کے شروع میں مکہ میں تشریف لائے، اسلام قبول کیا اور حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

آپؓ اپنے قبیلہ میں تھے جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کا ارادہ فرمایا۔ وہ قبیلہ میں ہی تبلیغ کرتے رہے۔ سات ہجری کو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضری کی خواہش ہوئی تو وہاں سے بذریعہ بحری راستے ملاقات کے لیے سفر شروع کیا۔ وہاں سے مدینہ جانے کی بجائے حبشہ پہنچ گے۔ حضرت جعفر طیارؓ بھی حبشہ میں موجود تھے دونوں نے اکٹھے ہجرت مدینہ فرمائی۔ اور خیبر میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ "أقبل مع قومه إلى رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وكانوا في سفينة، فألقتهم إلى الحبشة، وخرجوا مع جعفر وأصحابه هؤلاء في سفينة، وهؤلاء في سفينة، فقدموا جميعا حين افتتح رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خيبر فقسم لأهل

---

1 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستيعاب في معرفة الأصحاب ۳، ص ۸۶۹
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 3, Pg# 869

2 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستيعاب في معرفة الأصحاب ۳، ص ۱۷۶۲
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 3, Pg# 1762

3 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، ج ۴، ص ۱۱۴
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 4, Pg# 114

السفينتين[1]" (حضرت ابو موسیٰؓ) اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کے لیے ایک کشتی میں نکلے، جو انہیں حبشہ لے گئی۔ یہ سب حضرت جعفرؓ کے ساتھ اپنی اپنی کشتی میں مدینہ کے لیے نکلے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو اسی وقت یہ وہاں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے کشتی والوں کو بھی مال غنیمت دیا۔

آپؓ کی وفات کے بارے میں مختلف اقوال موجود ہیں۔ بیالیس (۴۲) ہجری، باون (۵۲) ہجری کے اقوال ہیں۔ "قال أصحاب السير توفي أبو موسى سنة اثنتين وخمسين وقيل اثنتين واربعين[2]" بروایت صحیح آپؓ نے چوالیس (۴۴) ہجری میں وفات پائی۔ آپؓ کی پیدائش اکیس (۲۱) قبل ہجری ہوئی[3]۔ تقریباً تیرہ (۱۳) برس کی عمر تک مکہ میں اسلام قبول فرمالیا۔ جب آپؓ نے ہجرت مدینہ فرمائی تو اس وقت عمر کے چھبیسویں (۲۶) یا ستائیسویں برس میں تھے۔ آپؓ نے نوجوانی میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں خدمات سرانجام دیں۔

## حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپؓ کا نام "أسامة بن زيد بن حارثة بن شراحيل بن كعب بن عبد العزي الكلبي" اور کنیت "ابو زید" ہے۔[4] آپؓ کے والد حضرت زیدؓ مکہ میں کسی گروہ کے ذریعے پہنچے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے منہ بولے بیٹے اور غلام تھے۔ اس طرح جب آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار فرمائی تو اسلام کو قبول فرمالیا۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کی پیدائش سات (۷) قبل ہجری ہوئی[5]۔ "ولد بمكة، ونشأ على الإسلام (لأن أباه كان من أول الناس إسلاما)"[6] مکہ میں پیدا ہوئے، اسلام کی حالت میں پرورش پائی (کیونکہ ان کے والد محترم اسلام کی ابتداء میں ہی

---

1 ذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۷
Dhahbī, Muḥammad bin Aḥmad, Siyar Aʿalām al-nubalāʾ, Vol 4, Pg# 7

2 جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفۃ الصفوۃ، ج۱، ص۲۱۴
Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Vol 1, Pg# 214

3 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، ج۴، ص۱۱۴
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 4, Pg# 114

4 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۱، ص۷۵
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 75

5 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، ج۱، ص۲۹۱
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 1, Pg# 291

6 زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، ج۱، ص۲۹۱
Zarkalī, Khair al-Dīn bin Mahḥmūd, Alaʿlām, Vol 1, Pg# 291

اسلام قبول کر چکے تھے)۔ آپؓ والدین کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔"هو مولى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أبويه، وكان يسمى :حب رَسُول اللَّه"[1] وہ والدین کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے،اور انہیں "حب الرسول" کہا جاتا تھا۔حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے رسول اللہ ﷺ بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔اور آپؓ بھی رسول اللہ ﷺ سے بہت پیار کرتے تھے۔"إن أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ لأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، أَوْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ صَالِحِيكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا"[2] اسامہ بن زید مجھے لوگوں سے بہت محبوب ہیں،اور میں چاہتا ہوں کہ تمہارے نیک وکاروں میں سے ہوں ان سے بھلائی ہو۔

جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت حضرت اُسامہ بن زیدؓ کی عمر مبارک بیس(۲۰) برس تھی[3]۔ آپؓ کی وفات حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں جُرف میں ہوئی۔"وكان قد سكن بعد النبي صلى الله عليه وسلم وادي القرى ثم نزل المدينة فمات بالجرف في آخر خلافة معاوية قال الزهري حمل اسامة حين مات من الجرف إلى المدينة"[4] رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپؓ وادی القریٰ میں رہے پھر مدینہ شریف تشریف لائے۔حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت کے آخری ایام میں مقام جرف میں وفات پائی۔امام زہریؒ نے فرمایا کہ آپؓ کو مقام جرف سے مدینہ لایا گیا تھا۔باون(۵۲)ہجری سن وفات ہے۔جب رسول اللہ ﷺ کی وفات مبارک ہوئی تو اس وقت حضرت اُسامہ بن زیدؓ نوجوانی کی ابتداء میں تھے۔آپؓ نے بچپن سے ہی رسول اللہ ﷺ کی معیت میں خدمات سرانجام دیں۔

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

1 ابن الأثیر، علی بن أبی الکرم، أسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج۱، ص۱۹۴
Usad ul Ghabati fi Ma'arifatil Sahabti, 1/ 194

2 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الإستیعاب فی معرفة الأصحاب، ج۱، ص۷۶
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 1, Pg# 76

3 جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفة الصفوة، ج۱، ص۱۹۸
Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Vol 1, Pg# 198

4 جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفة الصفوة، ج۱، ص۱۹۸
Jauzī, ʿAbdul Raḥman bin ʿAlī, Ṣifah al-Ṣafwah, Vol 1, Pg# 198

آپ کا نام "معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف القرشي الأمويّ" اور کنیت "ابو عبد الرحمان" ہے[1]۔ آپؓ کی پیدائش بعثت نبوی ﷺ سے پانچ(۵) برس قبل ہوئی۔ سات(۷) اور تیرہ(۱۳) برس کا قول بھی ہے مگر قول اول زیادہ اَصح ہے۔ "ولد قبل البعثة بخمس سنين، وقيل بسبع، وقيل بثلاث عشرة. والأول أشهر"[2] "آپؓ بعثت سے پانچ(۵) برس قبل ہوئی، سات(۷) اور تیرہ(۱۳) برس کا بھی قول ہے، اور پہلا قول مشہور ہے۔ آپؓ کے بھائی اور والد نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا" كَانَ هُوَ وأبوه وأخوه من مسلمة الْفَتْح[3] "آپؓ اور آپؓ کے والد اور بھائی نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا۔

واقدی کے نزدیک آپؓ صلح حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔ مگر اسلام کا اظہار فتح مکہ کے موقعہ پر کیا "أنه أسلم بعد الحديبيّة وكتم إسلامه حتى أظهره عام الفتح، وأنه كان في عمرة القضاء مسلما[4]" آپؓ حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوئے اور فتح مکہ تک اسلام کو پوشیدہ رکھا، آپؓ عمرہ قضاء کے وقت مسلمان ہو چکے تھے۔ نیز اس بارے میں آپؓ کا اپنا ارشاد بھی موجود ہے کہ: "أسلمت يَوْم القضية، ولقيت النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلما[5]" میں عمرہ قضاء کے دن مسلمان ہوا، اور حالتِ اسلام میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔

آپؓ کی وفات ساٹھ(۶۰) ہجری میں ہوئی۔

"وتوفي فِي النصف من رجب سنة ستين بدمشق، ودفن بها، وَهُوَ ابْن ثمان وسبعين سنة[6]" آپؓ کی وفات نصف رجب ساٹھ(۶۰) ہجری کو دمشق میں ہوئی، اور وہیں دفن ہوئے، آپؓ کی عمر مبارک اٹھتر(۷۸) برس

---

1 ابن حجر، احمد بن علی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۶، ص۱۱۹
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Vol 6, Pg# 119

2 ابن حجر، احمد بن علی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۶، ص۱۱۹
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Vol 6, Pg# 119

3 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۳، ص۱۴۱۶
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 3, Pg# 1416

4 ابن حجر، احمد بن علی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۶، ص۱۱۹
Ibn Ḥajr, Aḥmad bin ʿAli, Al-Iṣabah fī Tamyīz Al-Ṣaḥabah, Vol 6, Pg# 119

5 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۳، ص۱۴۱۶
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 3, Pg# 1416

6 قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۳، ص۱۴۱۶
Qurṭabī, Yūsuf bin ʿAbdullah, Al-Istīʿāb fī Mʿarifah al-Asḥāb, Vol 3, Pg# 1416

تھی۔ آپؓ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول فرمایا۔ اس وقت آپؓ کی عمر مبارک چوبیس (۲۴) برس تھی، جو کہ عین جوانی کی عمر تھی۔ پھر فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام کا اظہار فرمایا اور بقیہ زندگی اسلام کی اشاعت میں گزاری۔

## خلاصہ

مذکورہ بحث سے درج ذیل نتائج اَخذ ہوتے ہیں۔

ا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین کا مقام و مرتبہ اور ان کی عظمت تمام اُمت مسلمہ پر فوقیت رکھتی ہے۔

۲۔ صحابہ کرامؓ کی محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض و عناد نفاق و کفر کی علامت ہے۔

۳۔ نوجوانی کی ابتدائی عمر پندرہ (۱۵) برس ہے۔

۴۔ نوجوانی کی انتہاء تیس (۳۰) برس ہے۔

۵۔ نوجوان صحابہ کرامؓ نے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔

۶۔ نوجوان صحابہ کرامؓ میں سے بعض کو نبی کریم ﷺ نے ان کی قابلیت کی بناء پر مختلف اہم ذمہ داریاں بھی عطاء فرمائی ہوئی تھیں۔

۷۔ نوجوان صحابہ کرامؓ نے توحید و رسالت اور دیگر دینی تعلیمات کی ترویج و تبلیغ کے لیے مختلف سفر بھی کیے۔

۸۔ دیگر لوگوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کی اصلاح کی بھی کوششیں کیں۔

۹۔ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ سے انہیں خصوصی بشارتیں اور القابات بھی عطاء کیے گے۔

۱۰۔ دین کی خاطر انہوں نے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کی۔

۱۱۔ کم عمری کے باوجود اللہ نے ان کو کمال کی ذہانت و فطانت عطاء فرمائی ہوئی تھی۔

۱۲۔ ان کی تعلیمات قیامت تک کے نوجوانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

## سفارشات

درج ذیل سفارشات کی جاتی ہیں۔

ا۔ نوجوان صحابہ کرامؓ کی علمی کاوشوں کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے دور حاضر کے نوجوانوں کی علمی تربیت کی جائے، تاکہ وہ علم دین پھیلانے کے بہترین ذریعہ بن سکیں۔

۲۔ نوجوانوں صحابہ کرامؓ کے دعوتی اسلوب و منہج کو سامنے رکھتے ہوئے، غیر مسلموں تک دین حق کا پیغام پہنچایا جائے

۳۔ اسلام کی خاطر نوجوان صحابہ کرامؓ نے جو جانی ومالی قربانیاں دیں آج کی نوجوان میں ان کا پرچار کیا جائے تاکہ ان میں دین کی ترویج کا جذبہ پیدا ہو۔

۴۔ ان خدمات کے علاوہ دیگر خدمات جو نوجوان صحابہ کرامؓ نے سرانجام دیں ان پر تحقیقی کام کروایا جائے۔